روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۶۳ اتوار ۸-شوال ۱۴۱۴ھ ‘ ۲۰-امان ۱۳۷۳ ھش ‘ ۲۰-مارچ ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنی نوع انسان کی خدمت کرنا فرض ہے

خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے اس وقت دنیا کا بہت بڑا حصہ بھوکا ہے۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ اپنی عزت نفس کا متلاشی ہے کیونکہ دنیا اس کو وہ عزت و احترام نہیں دے رہی جو اس کا حق تھا۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ اپنے دکھوں کا مداوا چاہتا ہے اور دنیا کا بہت بڑا حصہ اس جستجو میں ہے کہ اس کی زندگی کس طرح سکون اور آرام سے گذرے۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الثالثؒ)

جماعتِ احمدیہ پر آج جو دَور ہے وہ ہمارے لئے صبر کا دَور ہے

صبر ہی ہمارا ہتھیار ہے اس سے لازماً ہم کو برکت حاصل ہو گی

اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کی قربانیوں کا فیض ان کی نسلیں اور قومیں اٹھاتی ہیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر درس القرآن فرمودہ ۵۔ مارچ ۱۹۹۴ء میں بیان کئے گئے ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۵۔ مارچ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر درس القرآن دیتے ہوئے سورہ آل عمران کی آیات ۱۷۰ تا ۱۷۴ کی تلاوت فرمائی اور ان کا ترجمہ بیان فرمایا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں ہرگز مردہ نہ گمان کرو وہ تو زندہ ہیں اور اپنے رب کے حضور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ وہ اس پر بہت خوش ہیں جو ان کو اللہ نے عطا فرمایا ہے۔ اور ان کے بارے میں انہیں اچھی توقعات ہیں جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ ان کے لئے انہیں کوئی خوف یا غم نہیں۔ وہ اللہ کے فضل کی خوشخبریاں پاتے ہیں اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کبھی مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا۔ وہ جنہوں نے اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا۔ بعد اس کے کہ انہیں زخم لگ چکا تھا۔ ان کے لئے جنہوں نے ان میں سے اچھے کام کئے اور تقویٰ اختیار کیا بڑا اجر ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ تمہارے خلاف لوگ جمعیت بنا کر آچکے ہیں۔ ان سے ڈرو۔ اس بات نے ان کے ایمان کو اور بھی بڑھا دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین نگران ہے۔

شہداء کے بلند درجات حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی حضرت جابرؓ بن عبداللہ نے عرض کیا کہ ان کے والد قرض چھوڑ کر اور اولاد چھوڑ کر شہید ہو گئے ہیں۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے جس طرح ان کو جواب دیا اس سے ان کی ساری فکر جاتی رہی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ نے تیرے باپ سے ملاقات کی۔ اس کو زندہ کر کے اس سے بے حجاب ملاقات کی۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ مجھے زندہ کر تا کہ میں تیری راہ میں دوبارہ شہید ہونے کی سعادت پاؤں۔ اس پر باری تعالیٰ نے فرمایا فیصلہ ہو چکا ہے کہ جو یہاں آگئے وہ واپس نہیں جائیں گے۔ حضرت جابر نے کہا کہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ شہداء اللہ کے حضور کس شان سے زندہ ہیں۔

تفسیر بحر محیط میں ذکر ہے کہ اس آیت سے مراد جنگ احد کے شہداء ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد بیرِ معونہ کے شہداء ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ بعض لوگوں نے شہداء کے مرتبے کے ساتھ شرک وابستہ کر دیا ہے وہ اپنے شہداء اور ائمہ سے اس طرح مانگتے ہیں۔ جس طرح زندہ آدمی سے مانگا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ چونکہ شہداء زندہ ہیں اس لئے ان سے مانگا جائے۔ حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ زندہ ہیں مگر اللہ کے حضور! وہ دنیا سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کے حضور زندہ ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ زندہ ہونے سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ دنیا میں آتے جاتے رہیں گے۔ یا دنیا والوں سے رابطے قائم کریں گے۔ وہ روحانی معنوں میں زندہ ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس آیت سے یہ بہانہ بنانا کہ اس سے مُردوں سے مانگنا ثابت ہے بالکل بے بنیاد ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر وفات یافتگان سے مانگنا جائز ہے تو حضرت نبی کریم ﷺ سے ان کی وفات کے بعد صحابہؓ نے کیوں نہیں کچھ مانگا؟ حضرت رسول اکرم ﷺ سب انبیاء اور شہداء سے بڑھ کر زندہ ہیں۔ مگر ایک بھی روایت ایسی نہیں کہ صحابہؓ نے کبھی آپ کی قبر پر آکر کچھ مانگا ہو۔ نہ حضرت علیؓ کی قبر پر آکر کچھ مانگا اور نہ آپس میں ایک دوسرے کی وفات کے

باقی صفحہ ۶ پر

نمایاں کامیابی

○ مکرم میجر جنرل ڈاکٹر نسیم احمد صاحب راولپنڈی رقم فرماتے ہیں کہ خاکسار کا چھوٹا بیٹا عزیزم ندیم احمد اس سال آرمی میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس فائنل ایئر کے امتحان میں قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں عمومی طور پر تیسری پوزیشن اور لڑکوں میں پہلی پوزیشن لے کر کامیاب ہوا ہے۔ عزیز نے اس امتحان میں مختلف مضامین میں ایک گولڈ میڈل اور ایک سلور میڈل بھی حاصل کیا ہے۔ اور اب آرمی میڈیکل کور میں بطور کیپٹن کمیشن حاصل کر کے بنیادی کورس میں داخل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نمایاں کامیابی کو عزیز کے لئے مبارک فرمائے اور آئندہ زندگی میں دینی اور دنیوی طور پر مزید ترقیات کا موجب بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم مبارک احمد صاحب خالد مینیجر و پبلشر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان بلڈ پریشر اور شوگر زیادہ ہو جانے کی وجہ سے علیل ہیں فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے اس مخلص خادم سلسلہ کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم حکیم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شورکوٹ شہر کی والدہ محترمہ اور ہمشیرہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں اور ہمشیرہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں شفاء عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد سندھ اچانک وفات پا گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۰- امان ۱۳۷۳ ھش ۲۰- مارچ ۱۹۹۴ء

مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں :-

○ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنادے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بد نفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔

○ قرآن کریم میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کی قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے حصن حصین ہے'

○ چاہئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہوتا اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔

○ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔

○ اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے اس دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گذر چکے۔ سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔

سب کچھ ہے ترے ہاتھ میں تُو دے تو ملے گا
میں سینا بھی چاہوں تو یہ دامن نہ سلے گا
ہلکی سی ہوا بھی تو ہلا دیتی ہے پتّہ
اور تُو جو نہ چاہے تو یہ ہرگز نہ ہلے گا

ابوالاقبال

میں پھر پریتم کے چرنوں پر سر اپنا دھرنے آئی ہوں
پوِتّر جَل سے نینوں کی گگریا بھرنے آئی ہوں

پڑی ہے دُھول من پہ میرے اس کو صاف کر دو نا
دمکتے موتیوں سے تم میری جھولی کو بھر دو نا

پھٹے کپڑوں پہ اپنے سچے موتی جڑنے آئی ہوں
پوِتّر جل سے نینوں کی گگریا بھرنے آئی ہوں

چلے آؤ مرے من میں یہاں بسرام کر لو نا
بچا ہے جو مرا جیون وہ اپنے نام کر لو نا

یہاں کچھ دیر رہ کے میں تپسیّا کرنے آئی ہوں
پوِتّر جَل سے نینوں کی گگریا بھرنے آئی ہوں

مرے نینوں میں کاسے ہیں مرا ہردے سوالی ہے
دیالو ہو دیا کر دو مرا کشکول خالی ہے

بڑی آشا لئے میں من کی جھولی بھرنے آئی ہوں
پوِتّر جَل سے نینوں کی گگریا بھرنے آئی ہوں

کٹھن راہیں ہیں اندھیارا ہے' منزل کیسے پاؤں گی
گھڑا کچا ہے میرا کیسے ندیا پار جاؤں گی

بچا لو ڈوبنے سے تم سے بنتی کرنے آئی ہوں
پوِتّر جَل سے نینوں کی گگریا بھرنے آئی ہوں

پکڑ لو ہاتھ میرا تم مجھے شکتی عطا کر دو
مجھے تم شانتی دے دو مجھے مُکتی عطا کر دو

تمہارے آسرے چڑھتی ندی میں ترنے آئی ہوں
پوِتّر جَل سے نینوں کی گگریا بھرنے آئی ہوں

مرے اللہ' مرے ایشر' مرے بھگوان تم ہی ہو
دھرم' دھن' دین' دولت' آتما' جند جان تم ہی ہو

سجانے کو یہ مُورت من کا مندر گھڑنے آئی ہوں
پوِتّر جَل سے نینوں کی گگریا بھرنے آئی ہوں

کرشنا تھا تمہارا جو اسی نگری میں رہتا تھا
تمہارے گن ہی گاتا تھا' تمہی کے گیت کہتا تھا

میں وہ اشلوک سننے وہ کویتا پڑھنے آئی ہوں
پوِتّر جل سے نینوں کی گگریا بھرنے آئی ہوں

صاحبزادی امۃ القدوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکار عالیہ

بات کہنے کا طریقہ ہوتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ سمجھایا ہے۔ ایک مثال بار بار دی ہے اور اس کے باوجود بات دلوں میں نہیں بیٹھتی میں نے یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ اگر آپ بھوکی بھی ہوں، سخت تکلیف میں ہوں اور کوئی شخص آپ سے کہے کہ یہ کھانا ہے، زہر مار کرو نہیں تو دفع ہو جاؤ۔ تو آپ کہیں گی ہاں! میں دفعہ ہو جاتی ہوں، مگر میں اس بدبخت کھانے کو نہیں کھاؤں گی جس کے ساتھ بے عزتی کی جا رہی ہے۔ جس کے ساتھ سختی کی جا رہی ہے۔ باغیرت عورتیں ایسے موقعہ پر اٹھ کر چلی جائیں گی کہ تم اور تمہارا کھانا جہنم میں جاؤ۔ مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر کھانا کھایا بھی ہوا اور پیٹ بھرا ہوا اور کوئی لجاجت کے ساتھ، پیار کے ساتھ بار بار کہتا ہے کہ ذرا میری خاطر! کچھ چکھ تو لو! تو انسان کا دل نرم پڑ جاتا ہے۔ انسان کہتا ہے اچھا کوئی بات نہیں میں چکھ ہی لیتا ہوں۔ بعض دفعہ میری بچیاں جب ڈائٹنگ Dieting کرتی ہیں تو مجھے یہی کرنا پڑتا ہے۔ (اس قسم کی ڈائٹنگ کے میں بڑا سخت خلاف ہوں کہ برے حال ہوئے، رنگ پیلے پڑ گئے، ہڈیوں کا رس چوسا جا رہا ہے اور سمارٹ بننے کے شوق میں کھانے بند ہوئے پڑے ہیں) میں ان کی منت سماجت کرتا ہوں۔ میں کہتا ہوں دیکھو! یہ میں نے کھایا ہے، بہت ہی اچھی چیز ہے، ذرا چکھ تو لو، وہ کہتی ہیں، نہیں ابا! بالکل بھوک نہیں! میں کہتا ہوں یہ تو خیر جھوٹ ہے کہ بھوک نہیں، تم نے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ نہیں کھانا۔ مگر چلو میری خاطر! آخر بڑے نخروں کے بعد وہ بالآخر مان جاتی ہیں کہ اچھا آپ کی خاطر، تھوڑا سا چکھا دیں اور وہ تھوڑا سا چکھتی ہیں تو ان کو مزا آتا ہے۔ پھر تھوڑا سا میں اور چکھا دیتا ہوں۔ تو نصیحت میں بھی یہی طریق ہے، کوئی الگ طریق نہیں ہے۔ انسانی فطرت تو وہی ہے جو باپ بیٹی کے تعلقات میں ہے، وہی ماں بیٹی کے تعلقات میں ہے، وہی ایک صدر کی اپنی ممبرات کے تعلقات میں ہے۔ فطرت انسانی تو بدلا نہیں کرتی اس طریق سے آپ نصیحت کر کے دیکھیں پھر دیکھیں کہ کیسی کیسی پاکیزہ اور عظیم الشان تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کا ایک اقتباس میں نے اسی موقعہ کے لئے رکھا ہوا تھا جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں، جی ایک بات ہی کی تھی! ایک بات ہی تو تھی!! بات سے کیا ہو گیا۔ یہ بات غلط ہے بات ہی سے تو سب کچھ ہوتا ہے۔ بات ہی سے قومیں بنا کرتی ہیں اور بات ہی سے قومیں بگڑ جایا کرتی ہیں۔ بات ہی سے لوگوں کے مقدر روشن ہو جاتے ہیں اور بات ہی سے لوگوں کے مقدر ڈوب جاتے ہیں اور تاریک ہو جایا کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی اس بارے میں بہت دفعہ متنبہ فرمایا کہ زبان کے متعلق ہوشیار رہو۔ یہ جسم کا ایک چھوٹا سا لوتھڑا ہے لیکن اس سے تمہاری تقدیر بن بھی سکتی ہے اور بگڑ بھی سکتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ) اس بارے میں فرماتے ہیں:-

"سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی۔ تو معلوم ہونا چاہئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں۔"

یعنی جب ہم تقویٰ کی بات کرتے ہیں تو یہ مطلب نہیں کہ تقویٰ ایک ہی چیز ہے ایک ہی لفظ ہے یا ایک ہی مضمون کا نام ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) فرماتے ہیں۔

"تقویٰ کی شاخیں تو بہت پھیلی پڑی ہیں۔ انسانی زندگی کے مختلف شعبوں پر تقویٰ کے شعبے حکمران ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ اس حکمرانی کو قبول کرتے ہیں کچھ اس حکمرانی کو رد کر دیتے ہیں۔' (تو دیکھیں کس حیرت انگیز حکمت کے ساتھ آپ فرماتے ہیں) تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔"

جیسے مکڑی کا جال پھیلا ہوا ہوتا ہے اس کے تار پھیلے ہوئے ہوتے ہیں آپ نے اس سے مثال دی اور اس مثال میں فی ذاتہٖ بہت عجیب حسن ہے۔ مکڑی کے جالے کے تار اس کثرت سے ہر طرف پھیلے ہوتے ہیں کہ یہ ممکن نظر نہیں آتا کہ پتہ کریں کہ کدھر سے نکلا اور کہاں چلا گیا اور پھر باریک ہوتے ہیں۔ ایسے باریک کہ بعض جانوروں کو، بعض کیڑے مکوڑوں کو دکھائی بھی نہیں دیتے۔ اور وہ اس میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔ تو جس انسان کی بصیرت کمزور ہو، وہ باریک جال نہیں دیکھ سکتا اور اس کو پتہ نہیں لگتا کہ تقویٰ کے جال کہاں کہاں پھیلے ہوئے ہیں۔ کہاں کہاں پہنچے ہوئے ہیں اور جس کی نظر روشن ہو اس کو پتہ لگ جاتا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نور بصیرت عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ نے مثال بھی بہت عمدہ دی کہ "جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔" فرمایا۔

"تقویٰ تمام جوارح انسانی اور عقائد، زبان، اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے کہ تقویٰ کا تعلق انسانی جسم کے ہر عضو سے، انسانی جسم کے ہر حصہ سے ہے ہر خلیے سے ہے اور عقائد سے بھی ہے، زبان سے بھی ہے۔ اور اخلاق سے بھی ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔"

یہ نہیں فرمایا کہ عقائد کا معاملہ سب سے نازک ہے، یہ نہیں فرمایا کہ اعضائے بدن کا معاملہ سب سے نازک ہے۔ یہ فرمایا کہ جہاں تک زبان کا تعلق ہے تقویٰ کا سب سے زیادہ نازک تعلق زبان سے ہے۔ اور اس کے متعلق میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں۔ انسان بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا۔ یہ بات مردوں پر بھی چسپاں ہوتی ہے اور عورتوں پر بھی چسپاں ہوتی ہے (لیکن اگر میرا اندازہ درست ہے اور اس بارے میں اگر آپ مجھے معاف فرمائیں تو میں یہ کہوں گا کہ عورتوں کے مزاج میں یہ بات زیادہ داخل ہے) ایک عورت کوئی بات کہتی ہے تو آگے سے اس کو ٹکا کر جواب دے کر گھر آتی ہے اور آ کر کہتی ہے اس نے یہ کہا تھا میں نے آگے سے اس کو یہ کہہ دیا۔ اب بیٹھی جلتی رہے گی۔ میں نے بھی نہیں چھوڑا۔ وہ کیا سمجھتی ہے میں تو اس سے بھی زیادہ سخت ہوں...... اور پرانے زمانے میں بعض عورتیں اس بات پر فخر کیا کرتی تھیں کہ ہم سے زیادہ "کپتی" کوئی نہیں۔ وہ "کپتی" ہو گی تو اپنے گھر پر میرے جیسا کوئی "کپتا" کہاں سے ہو گیا۔ یہ ہمارے معاشرے کی بدبختی ہے۔ جن معاشروں میں یہ بدبختی نہیں وہ خوش نصیب ہیں۔ ہر جگہ کی عورت ایک جیسی نہیں ہے۔ کیونکہ فطرت کے لحاظ سے تو ایک ہے لیکن عادتوں کے لحاظ سے مختلف ہے لیکن جہاں تک ہندوستان اور پاکستان کے معاشرے کا تعلق ہے۔ میرا بچپن ہی سے یہ تاثر ہے کہ اس معاملہ میں عورتیں، مردوں کو پیچھے چھوڑ جاتی ہیں۔ مرد غصے سے کھلی کھلی صاف بات کر کے آ جاتا ہے اور بسا اوقات پھر بھول بھی جاتا ہے بتاتا بھی نہیں لیکن کسی عورت نے اگر ٹکا کر جواب دیا ہو تو گھر آ کر ضرور بتاتی ہے اور بڑے فخر سے بتاتی ہے کہ ایسا مزا آیا۔

دیکھیں (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کی نظر اس کے دل تک پہنچی ہے، اس کے دل کے پاتال تک بھی پہنچی ہے۔ فرماتے ہیں۔ بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے، اس وقت خدا کا خوف نہیں ہوتا، اس وقت خدا کی محبت کی طلب نہیں ہوتی یہ خیال نہیں ہوتا کہ اس بات سے خدا خوش ہو گا یا ناراض ہو گا، کوئی انسان ایک تلخ بات جواباً کہہ دیتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے اور اس بات کو کہنے سے سننے والا برا بنے یا نہ بنے وہ خود برا بن جاتا ہے۔

مجھے اس پر ایک مثل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیادار نے دعوت کی جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیادار نے اپنے نوکر کو کہا فلاں تھال لانا یعنی فلاں مجمع میں کھانا لگا کر لاؤ جو ہم پہلے حج میں لائے تھے۔ پھر کہا دوسرا تھال بھی لانا جو ہم دوسرے حج میں لائے تھے اور پھر کہا کہ تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ تو بہت ہی قابل رحم انسان ہے۔ ان تین فقروں میں تو نے اپنے تین حج ضائع کر دیئے۔ اب حج تو ایک بڑا لمبا فعل تھا اس میں اس کو اتنی لمبی محنت کرنی پڑی۔ سفر کی صعوبت، اخراجات، گرمیاں تھیں تو شدید تکلیف میں اس نے حج ادا کئے اور پھر وہاں بہت سے ارکان حج ادا کئے اس بات کا کتنا بڑا وزن ہے۔ لیکن وہ ایک بات کہ وہ تھال لانا جو پہلے حج سے ہم لے کے آئے تھے، ان سب باتوں کے وزن پر غالب آ گئی اور "آناً فاناً" نیکی کو ہلاک کر دیا۔

تو کون کہتا ہے کہ بات سے فرق نہیں پڑتا۔ بات ہی سے تو سارے فرق پڑتے ہیں کیونکہ بات سے دل کی اندرونی گہری نیکی کا تعلق ہوتا ہے یا دل کی اندرونی گہری بدی کا تعلق ہوتا ہے۔ ایسے مزاج کا تعلق ہوتا ہے جو لمبے عرصے کی بداعمالیوں سے وجود میں آتا ہے یا لمبے عرصہ کی نیکیوں سے وجود میں آتا ہے۔ اس کے نتیجے میں باتوں کے انداز بدل جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کی باتیں جتنی مرضی لفاظی کریں، لپاٹی کریں، ہزار تقریریں کریں، اثر سے خالی رہتی ہیں اور گھن آتی ہے۔ ایسے لوگوں کی مجلس میں زیادہ دیر بیٹھ کر انسان گھبرا جاتا ہے کہ کیا

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ عبد القادر

جنگ بدر اور صحابہ کرام کا اخلاص

اہل مکہ خصوصاً رؤساء قریش اس بات پر تلے بیٹھے تھے۔ کہ کوئی موقعہ ملے اور ہم مسلمانوں پر ٹوٹ پڑیں اور اس سلسلہ میں وہ پہلا قدم مسلمانوں کی ایک چراگاہ پر حملہ کرنے سے اٹھا بھی چکے تھے اب عمرو بن حضرمی کا قتل قریش مکہ کو ابھارنے کے لئے ایک زبردست بہانہ مل گیا۔ چنانچہ ابو جہل وغیرہ نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کے خلاف خطرناک طور پر اشتعال پیدا کر دیا۔

اس اثنا میں آنحضرت ﷺ کو یہ خبر موصول ہوئی کہ قریش مکہ کا ایک تجارتی قافلہ ابو سفیان کی سرداری میں شام کی طرف سے مکہ کو واپس آرہا ہے۔ چونکہ قافلہ کا روکنا قریش کی سرگرمیوں کو کمزور کرنے کا ایک بہترین ذریعہ تھا۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید کو خبر رسانی کے لئے روانہ فرمایا۔ مگر ابو سفیان کو بھی اتفاقاً آنحضرت ﷺ کے اس ارادہ کی اطلاع مل گئی اور اس نے فوراً ضمضم نامی ایک سوار کو مکہ روانہ کر دیا کہ وہ قریش کا ایک لشکر قافلہ کی حفاظت کے لئے نکال لائے۔ قاصد وہاں پہنچا ہی تھا کہ اس نے عرب کے دستور کے مطابق وحشت زدہ حالت بنا کر بڑے زور سے چلانا شروع کر دیا۔ اس کی اس چیخ وپکار کو سن کر لوگ گھبرا کر کعبہ کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ رؤساء قریش جو اس موقعہ کی تاڑ میں تھے انہوں نے مسلمانوں کے خلاف دھواں دھار تقریریں کیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سوائے ابولہب کے (کہ وہ اپنی بہن عاتکہ کے ایک خطرناک خواب کی وجہ سے ڈر گیا تھا) باقی تمام جانباز اور آزمودہ کار قریش کا ایک عظیم الشان لشکر جو ایک ہزار کی تعداد پر مشتمل تھا مسلمانوں کو مرعوب کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔

مکہ سے نکلنے سے قبل قریش نے کعبہ میں جاکر دعا کی۔ کہ

"اے خدا ہم دونوں فریقوں میں سے؛ فریق حق پر قائم ہے اور تیری نظروں میں زیادہ شریف اور افضل ہے تو اس کی نصرت فرما۔ اور دوسرے کو ذلیل و رسوا کر۔"

اس کے بعد قریش کا لشکر مع گانے بجانے کے آلات اور غیرت دلانے والی عورتوں کے مکہ سے بڑے کروفر سے روانہ ہوا۔

جب یہ لشکر مکہ اور بدر کے درمیان جحفہ کے مقام پر پہنچا تو ابو سفیان کے ایک قاصد نے آکر اطلاع دی کہ قافلہ خطرہ کی جگہ سے بچ کر آگیا ہے اب لشکر کو آگے جانے کی ضرورت نہیں۔ مگر ابو جہل اور اس کی پارٹی تو اس موقعہ کو غنیمت سمجھتی تھی۔ انہوں نے سختی سے کہا کہ خدا کی قسم ہم بدر تک ضرور جائیں گے اور وہاں جاکر تین دن تک جشن منائیں گے تاکہ ہمیشہ کے لئے ملک میں ہمارا رعب بیٹھ جاوے اور لوگ ہم سے ڈرنے لگ جائیں۔ چنانچہ یہ جرار لشکر میں جس میں سات سو اونٹ اور ایک سو گھوڑا تھا بڑے جاہ وجلال سے آگے بڑھا اور مکہ سے نکلنے کے نویں دن بدر کی وادی کے ورلے کنارے پر جاکر ڈیرے ڈال دیئے۔

ادھر آنحضرت ﷺ نے قافلہ کی دیکھ بھال کے لئے جو دو صحابیؓ روانہ کئے تھے۔ ابھی وہ واپس نہیں آئے تھے کہ آپؐ کو کسی مخفی ذریعہ سے اطلاع ملی کہ قریش کا ایک جرار لشکر آرہا ہے اس وقت مسلمانوں کی کمزوری کو مدنظر رکھتے ہوئے نیز جنگی تدابیر کے عام اصول کے مطابق آپؐ نے اس خبر کو مشہور نہیں ہونے دیا۔ تاکہ عام مسلمانوں میں بددلی نہ پیدا ہو بلکہ ایک ہوشیار اور بیدار مغز جرنیل کی طرح ایسے رنگ میں تحریک فرمائی کہ بہت سے صحابہؓ باوجود یہ خیال رکھنے کے کہ یہ مہم قافلہ کی روک تھام کے لئے اختیار کی جا رہی ہے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو گئے۔ حتیٰ کہ انصارؓ بھی جو حسب معاہدہ عقبہ ثانیہ اس بات کے پابند نہیں تھے کہ ساتھ چلیں وہ بھی آپ کے ہمراہ جانے کے لئے مستعد ہو گئے۔ چنانچہ آپؐ نے صحابہؓ کو جمع کرکے ان سے مشورہ لیا۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے بڑی جانثارانہ تقریریں کیں مگر آپؐ نے ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ اور صحابہؓ کی طرف التفات کرکے پھر پوچھا کہ اچھا پھر بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے رؤساء انصار سمجھ گئے کہ روئے سخن ہماری طرف ہے۔ چنانچہ سعدؓ بن عبادہ رئیس خزرج نے کہا یا رسول اللہ ہم انصار ہر خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ بعض جلیل القدر صحابہؓ جنہیں آنحضرت ﷺ کی طرف سے لشکر کا علم ہو چکا تھا۔ اپنی کمزوری اور بے سروسامانی کی وجہ سے فکر مند بھی تھے قرآن کریم میں (یہ فرمان کہ) مدینہ سے آنحضرت ﷺ کے نکلنے کو مومنوں کا ایک فریق (اپنی ظاہری طاقت کا خیال کرتے ہوئے) پسند نہیں کرتا تھا اور اسے ایک مشکل اور نازک کام سمجھتا تھا۔" انہیں کے لئے آتا ہے۔ مگر آقا کی منشاء کے مطابق لبیک کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

مدینہ سے تھوڑی دور نکل کر آنحضرت ﷺ نے فوج کا جائزہ لیا۔ بعض کم عمر بچے بھی تھے۔ جنہیں آپؐ نے واپس جانے کا حکم دے دیا بچوں کی واپسی کا حکم سن کر حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کا لڑکا عمیر رونے لگا۔ آپؐ نے اس کے غیر معمولی جوش کو دیکھ کر اسے اجازت دے دی۔ اب اسلامی لشکر کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔ جن میں سے صرف ساٹھ مہاجرین تھے۔ صحابہؓ کی بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ سارے لشکر میں صرف ستر اونٹ اور دو گھوڑے تھے جن پر صحابہؓ باری باری سوار ہوتے تھے۔ سردار دو جہاںؐ کا بھی یہی حال تھا۔ آپؐ کے ساتھیوں نے جب اصرار کیا کہ آپؐ پیدل نہ چلیں تو آپؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ "نہ تو میں تم سے چلنے میں کمزور ہوں اور نہ ہی مجھے ثواب کی کم خواہش ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ میں اپنی باری میں حصہ نہ لوں۔"

اس جگہ اس بات کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے کہ آنحضرت ﷺ کا یہ طریق تھا۔ کہ جب آپؐ کسی سفر کے لئے باہر تشریف لے جاتے تو پیچھے اپنی غیر حاضری میں کسی شخص کو امیر مقرر فرما جاتے۔ چنانچہ اس دفعہ بھی پہلے تو آپؐ نے عبداللہؓ بن ام مکتوم کو امیر مقرر فرمایا مگر چونکہ عبداللہؓ آنکھوں سے معذور تھے۔ اور مدینہ پر حملہ ہونے کا بھی خطرہ تھا اس لئے ۳۶ میل کے فاصلہ پر روحا کے مقام پر آپؐ نے ابو حبانہؓ بن منذر کو امیر مقرر فرما کر واپس بھیجا دیا۔ ہاں امام الصلوٰۃ عبداللہؓ بن ام مکتوم ہی کو رہنے دیا۔

اسی مقام سے آپؐ نے دو صحابیوںؓ کو دشمن کی نقل و حرکت سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے بدر کی طرف دوڑایا اور ابھی بدر سے ایک منزل باقی تھی۔ کہ لشکر کے قریب آپہنچنے کی اطلاع موصول ہوئی۔ اب چونکہ اخفاء کا وقت گذر چکا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے تمام صحابہؓ کو جمع کرکے لشکر کی آمد کی اطلاع دی اور پھر مشورہ پوچھا۔ کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے بعض صحابہؓ نے اپنی کمزوری کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ بہتر تو یہی تھا۔ کہ مقابلہ قافلے ہی سے ہوتا۔ لیکن اکابر صحابہؓ نے بڑی پرجوش تقریریں کیں چنانچہ مقدادؓ بن اسود نے کہا۔ "یا رسول اللہ ہم اصحاب موسیٰ کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ جا تو اور تیرا رب جاکر لڑو۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں بلکہ ہم آپ کے دائیں لڑیں گے۔ بائیں لڑیں گے۔ آگے لڑیں گے اور پیچھے لڑیں گے اور یا رسول اللہ آپؐ تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گذرے۔

آنحضرت ﷺ کو اس تقریر سے بڑی خوشی ہوئی مگر آپؐ انصار کا ارادہ معلوم کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے آپؐ نے پھر فرمایا۔ "دوست مشورہ دیں کہ ان کی کیا رائے ہے؟ آپؐ کے یہ الفاظ سن کر حضرت سعدؓ بن معاذ رئیس اوس فوراً سمجھ گئے۔ اور عرض کی کہ "یا رسولؐ اللہ شاید آپؐ ہماری رائے پوچھتے ہیں۔ خدا کی قسم جب ہم آپؐ کو سچا سمجھ کر آپؐ پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے اپنا ہاتھ آپؐ کے ہاتھ میں دے دیا ہے تو پھر اب آپؐ جہاں چاہیں ہم آپؐ کے ساتھ ہیں اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ کہ اگر سامنے سمندر ہو اور آپؐ ہمیں فرمائیں۔ کہ اس میں کود جاؤ۔ تو ہم میں سے ایک فرد بھی پیچھے نہیں رہے گا اور آپؐ انشاء اللہ ہمیں لڑائی میں صابر پائیں گے اور ہم سے وہ بات دیکھیں گے جو آپؐ کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہو۔"

آپؐ یہ تقریر سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا۔ "پھر اللہ کا نام لے کر آگے بڑھو اور خوش ہو۔ کیونکہ اللہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ کفار کے ان دو گروہوں (یعنی لشکر اور قافلہ) میں کسی ایک گروہ پر وہ ہم کو ضرور غلبہ دے گا۔ اور خدا کی قسم میں گویا وہ جگہیں دیکھ رہا ہوں۔ جہاں دشمن کے آدمی قتل ہو ہو کر گریں گے"۔

اس کے بعد آپؐ تیزی سے بدر کی طرف بڑھنا شروع ہوئے اور جب قریب پہنچے تو حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ بن العوام کو حالات معلوم کرنے کے لئے آگے روانہ فرمایا۔ جب یہ وادی بدر میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ چند آدمی ایک چشمہ سے پانی لے رہے ہیں۔ انہوں نے ان پر حملہ کرکے ایک حبشی کو گرفتار کر لیا۔ اور آنحضرت ﷺ کے پاس لے آئے۔

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر گلزار احمد حامد ربوہ

نادار مریض کا علاج

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ "تمہارے مالوں پر غریبوں کا حق ہے۔ (سورہ الزاریات) اور ایک جگہ یہ بھی آیا ہے کہ جس نے ایک شخص کی جان بچائی اس نے ساری انسانیت کی جان بچائی۔

اہمیت ایک انسان ہونے کے ناطے ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم غرباء کی ہر ممکن مدد کریں اور خاص طور پر نادار مریض جو اگر خاندان کا سربراہ ہے تو اس پر بہت ساری گھریلو ذمہ داریاں ہیں۔ اور بیماری کی وجہ سے اگر اس کا ذریعہ معاش ختم ہو جائے۔ تو اس کا اثر اس کے خاندان پر بھی لازمی پڑے گا۔ اور معاشرہ پر بھی کیونکہ وہ معاشرے کا ایک فرد ہے۔

متوسط طبقہ میں بیماری کا رجحان اس لئے زیادہ ہوتا ہے کہ ان کی خوراک متوازن نہیں ہوتی اور وہ غذائی کمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے جسم کی قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے اور وہ بیماریوں کی لپیٹ میں جلدی آجاتے ہیں۔ مثلاً ٹی۔ بی کی بیماری جو زیادہ تر غریب لوگوں کو لاحق ہوتی ہے۔ اگر اس کا علاج نہ کیا جائے تو گھر کے دوسرے افراد کو بھی لگ سکتی ہے۔ اور گھر سے باہر بھی اس بیماری کے پھیلنے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بیماری زیادہ سے زیادہ لوگوں میں پھیلتی چلی جائے گی۔ جس سے معاشرہ بھی متاثر ہو گا۔

نادار مریضوں کی مشکلات نادار مریض کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

(۱) مناسب رہنمائی کا فقدان
(۲) مالی مشکلات
(۳) اپنے گھر کے افراد خانہ کی نگہداشت میں کمی۔
(۴) اپنے بچوں کی مناسب دیکھ بھال میں کمی۔

نادار مریض کا علاج کروانے کے لئے جو امدادی تدابیر مختلف سطحوں پر سرانجام دی جاسکتی ہیں درج ذیل ہیں۔

محلّہ کی سطح پر علاج اگر کوئی نادار شخص بیمار ہو گیا ہے تو اس کے محلّہ میں جو بھی متعلقہ عہدیداران ہیں انہیں چاہئے کہ اس کی مناسب راہنمائی کریں اور علاج کے لئے مالی طور پر بھی مدد کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ متعلقہ عہدیداران وقتاً فوقتاً اپنے حلقہ میں غرباء کے گھروں کا جائزہ لیتے رہیں۔

اور اگر کوئی نادار شخص بیمار ہے تو اس کے علاج کا بندوبست کروایا جائے۔

اور اگر مریض شدید بیمار ہے تو کسی ڈاکٹر سے یا ہسپتال میں اس کے طبی معائنہ کا انتظام کروایا جائے۔

اور ان مریضوں کے علاج کے سلسلہ میں مخیّر حضرات یا فلاحی تنظیموں سے تعاون حاصل کیا جائے۔

ڈسپنسری یا کلینک کی سطح پر علاج اگر کوئی نادار مریض ڈسپنسری یا کلینک میں آئے تو ڈاکٹر صاحبان کو چاہئے کہ مستحق مریض کے علاج میں اس کی زیادہ سے زیادہ مدد کریں۔ مزید یہ کہ اس کے محلہ کے متعلقہ عہدیداران کو اس کے بارہ میں اطلاع دیں تاکہ وہ اس کی مناسب حال مدد کریں اور اگر مریض شدید بیمار ہے تو اسے ہسپتال بھجوادیں۔ نیز اس کے گھروالوں کو اس بیماری کے متعلق ضروری اور احتیاطی تدابیر سے ضرور آگاہ کریں۔

ہسپتال کی سطح پر علاج ہر ہسپتال کی انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ نادار مریضوں کے لئے ایک فنڈ قائم کریں۔ جس میں سے نادار مریضوں کا علاج کروایا جائے۔ ایسے مریض جب ہسپتال آئیں تو ڈاکٹر صاحبان کی سفارش پر انہیں فری علاج مہیا کیا جائے۔ اور نہ صرف ادویات بلکہ تمام ضروری ٹیسٹ بھی فری ہونے چاہئیں۔ اس کے علاوہ ہسپتال میں مختلف تنظیمیں کام کر رہی ہوتی ہیں۔ مثلاً

(۱) ادارہ سوشل ویلفیئر
(۲) دیگر فلاحی تنظیمیں و ادارے یعنی

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۳

فضول باتیں کرنے والا شخص ہے' اپنے دکھاوے کی باتیں' دنیاداری باتیں' اپنے تعلقات کی باتیں۔ لیکن ان میں بنی نوع انسان کی ہمدردی کا کوئی جزو نہیں ہے' کوئی عنصر نہیں ہے' کوئی گہری سچائی نہیں ہے۔ اس کے مقابل پر بعض لوگ سادہ سی بات کرتے ہیں مگر وہ بات بڑا وزن رکھتی ہے' دل پر بہت گہرا اثر کرتی ہے ان کے لئے دل میں پیار پیدا ہو جاتا ہے۔ ان کی ایک بات سننے کے لئے آدمی گھنٹوں بیٹھا رہتا ہے تو بات میں بہت کچھ ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ منہ کی بات کی کیا بات ہے۔ منہ کی بات ہی کی تو ہر بات ہے۔ اس لئے آپ جب منہ سے بات نکالا کریں تو احتیاط کیا کریں' غور کر لیا کریں' بعد میں نہ سوچا کریں پہلے سوچ لیا کریں۔ اور جو بات نکل جائے وہ پرائی ہو جاتی ہے۔ اس پر پھر بعض دفعہ اقدام کرنے پڑتے ہیں۔

اس خطاب میں صرف صدر لجنہ ہی مخاطب نہیں۔ آپ میں سے ہر ایک جو عہدیدار ہے وہ بھی مخاطب ہے۔ آپ میں سے ہر ایک جو گھر کی مالکہ بنائی گئی ہے وہ بھی مخاطب ہے۔ آپ میں سے ہر ایک بچی' جو اپنے گھر میں رہتی ہے اور ابھی صاحب اختیار نہیں ہوئی' بھی مخاطب ہے۔

یہ ایسی نصیحت ہے جس کا تعلق آپ کی اپنی زندگی سے ہی نہیں آپ کے ماحول سے ہی نہیں بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں سے بھی گہرا تعلق ہے (-)۔ اس انداز نصیحت کو اپنالیں' حرزِ جان بنالیں' اور اسے اپنی جان سے زیادہ' اپنی روح سے زیادہ عزیز رکھیں۔ پھر خدا تعالیٰ آپ کے اندر ایک عظیم الشان قوت پیدا فرمائے گا جو اثر رکھتی ہو گی' جو دلوں کو تبدیل کرنے کی اہلیت رکھتی ہو گی۔

وہ مائیں جو یہ شکایت کرتی ہیں کہ ہماری اولاد بڑی ہو گئی اور جرمن ماحول میں ان کے ساتھ یہ ہو گیا اور امریکن ماحول میں یہ ہو گیا۔ ہماری کچھ پیش نہیں جاتی۔ ان کی آنکھیں بدل گئیں۔ وہ یہ سوچتی نہیں کہ آغاز انہی کی طرف سے ہوا ہے۔ ابتداء ہی سے جب یہ آنکھیں بدلنے لگی تھیں اس ماں کے دل میں وہ درد پیدا نہیں ہوا تھا جو بچے پر گہرا اثر پیدا کر سکتا تھا۔ اگر وہ اس وقت پیدا ہو جاتا تو کبھی بچہ وہ منزلیں طے نہ کرتا جن منزلوں کو طے کرنے کے بعد پھر ماں کی آواز بھی اس کو سنائی نہیں دیتی۔ وہ ماں کے درد کو بھی نہیں دیکھ سکتا۔ ایسی ہی کیفیت ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔ (-)

اب تو یہ لوگ بہرے ہو گئے' اندھے ہو گئے' گونگے ہو گئے اب تو نہیں لوٹیں گے اب تو ہاتھ سے نکل گئے اس وقت کیوں روتے ہو۔ جب ابھی کانوں میں قوت شنوائی موجود تھی۔ جب آنکھوں میں بصارت تھی' بصیرت تھی اس وقت ان کو دکھانا چاہئے تھا۔ اس وقت اپنا غم ان کو دکھاتے' اس وقت اپنے دل کی روداد ان کو سناتے تو ضرور اثر پڑتا لیکن اب جب کہ وہ ان نوروں سے بے بہرہ ہو چکے ہیں اب تمہاری آواز ان کو سنائی نہیں دے گی۔ یہ وہ مضمون ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمایا اور جس کو بارہا آنحضرت ﷺ نے مختلف رنگ میں (-) روشن فرمایا۔ جس کو (-) بار بار بھول جاتے ہیں اور بار بار اس سے دکھ اٹھاتے ہیں۔ اس لئے وہ مائیں جو سچے دل سے اپنی اولاد کی بھلائی چاہتی ہیں ان کے لئے لازم ہے کہ ان کی غلطی پر ڈانٹیں ڈپٹیں نہیں' مارنا نہ شروع کر دیں' اپنے غصوں کو ان معصوموں پر نہ نکالیں۔ اپنے درد کو ان پر برسائیں' اپنے درد کو سجدوں میں برسائیں۔

وہ دل کا درد ہے جو عظیم انقلاب پیدا کر دیا کرتا ہے۔ اس کی طاقت کے آگے دنیا کی کوئی دوسری طاقت نہیں ٹھہر سکتی۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ کو رحمۃ للعالمین قرار دیا گیا۔ اور کسی نبی کو کیوں نہ یہ لقب عطا فرمایا؟ اس لئے کہ تمام جہانوں کے لئے سب سے زیادہ درد حضرت محمد رسول ﷺ کے دل میں تھا تبھی آپؐ رحمت بن سکتے تھے اگر درد نہ ہوتا اور خشک نصیحت ہوتی تو ساری دنیا کے لئے ایک زحمت بن جاتے (-) خشک ناصح کی باتوں سے تو انسان گھبراتا ہے اور نفرت کرتا ہے۔ کہتا ہے جاؤ! یہاں سے دفع ہو جاؤ! اپنی نصیحتیں لے جاؤ! ہم پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ لیکن صاحب دل کی نصیحت کا اور اثر ہوا کرتا ہے وہ تو ماں ہو جاتا ہے بعض دفعہ ماں سے بھی بڑھ کر ہو جاتا ہے۔ جیسے حضرت محمد رسول ُ اللہ تھے۔

اپنے اندر وہ صفات پیدا کریں جو آپ کی تنظیمی تربیت کی ضرورتوں کو بھی پورا کریں گی اور گھریلو تربیت کی ضرورتوں کو بھی پورا کریں گی اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

غصے اور نفرت سے دلوں کو پاک کرنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر بنی نوع انسان کی اصلاح ممکن نہیں۔ بنی نوع انسان تو کجا آپ کے اپنے گھر کی اصلاح بھی ممکن نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطاب ۳۱۔ اگست ۱۹۹۱ء جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ جرمنی۔ بمقام ناصر باغ)

بقیہ صفحہ ١

بعد مانگا۔ یہ توحید خالص کی گواہی ہے۔ اس سے شرک نکال لینا بہت ہی بری حرکت اور حد سے زیادہ ظلم اور تاریکی ہے۔ شہید تو اس بات کا گواہ ہوتا ہے کہ اللہ ایک ہے اسی لئے ان کو شہید (شہادت دینے والا) کہا جاتا ہے۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ایک اقتباس کے حوالے سے بتایا کہ صاحب ایمان کو فوت ہونے کے بعد بلاتوقف جنت میں جگہ ملتی ہے۔ اولیاء اللہ وفات کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہیں۔

روحانی زندگی کی کیفیت حضرت صاحب نے فرمایا کہ شیعہ مفسر میر احمد علی نے اعتراض کیا ہے کہ احمدی مفسرین اس آیت کے حوالے سے گنگ ہو جاتے ہیں اور بولتے نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا بولتے ہیں مگر ان کو سنائی نہیں دیتا۔ احمدی بولتے ہیں لیکن ان معنوں کو اختیار نہیں کرتے جن کو یہ اختیار کرتے ہیں۔ احمدی شروع ہی سے اس بات کے قائل ہیں کہ روحانی زندگی کی باتیں اکثر انسانی فکر کی پہنچ سے دور ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم تمہیں اس طرح اٹھائیں گے جس کا تمہیں کوئی شعور نہیں ہوگا۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جنت کا قطر زمین و آسمان کے برابر ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہمارے لئے جو دنیا آج انسانوں نے جہنم بنائی ہوئی ہے۔ یہی جنت بھی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ کیا جنت ساری کائنات کے برابر ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں! صحابہ نے عرض کیا پھر جہنم کہاں ہوگی آپؐ نے فرمایا یہیں ہوگی۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ انسانی حواس خمسہ کی پہنچ سے دور کی باتیں ہیں۔ اس دنیا کی Dimensions (جہات) ہی اور ہیں۔ یہ تو ایسے ہی ہے کہ اندھے کو آپ لاکھ سمجھائیں کہ سرخ اور سفید رنگ میں کیا فرق ہے تو وہ کسی طرح بھی سمجھ نہیں سکتا۔ حالانکہ بعض اندھے بڑے ذہین ہوتے ہیں۔ ان کی ذہانت پر حیرانی ہوتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اُس دنیا میں انسان کو کچھ ایسے حواس عطا کئے جائیں گے کہ ان کے وجود کا تصور ہی بدل جائے گا۔ چنانچہ اللہ کے حضور جو زندہ ہیں وہ ان معنوں میں زندہ ہیں کہ انہیں ہوش آچکی ہے۔ آیات قرآنی میں بیان ہوا کہ قیامت کے دن مردے قبریں پھاڑ کر باہر نکلیں گے۔ تب وہ گمان کریں گے کہ وہ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ دنیا میں رہے ہیں۔ یہ ساری باتیں بظاہر متضاد دکھادیتی ہیں۔

پیدائش ثانی کی لطیف تشریح

حضرت صاحب نے فرمایا کہ قرآن کریم کے مطالعے سے جو مضمون مجھ پر کھلا ہے اس میں دوسری آیات بھی شامل ہیں' وہ یہ ہے کہ ہماری پیدائش اور بعثت دوبارہ اسی طرح ہو گی جس طرح انسان ایک نفس واحدہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس پر غور کرو۔ اس بات پر غور کیا جائے تو انسانی نشوونما کے مراحل میں شعور کے مختلف مدارج سامنے آتے ہیں۔ اس کی روشنی میں شعور کی مختلف سطحیں دکھا دیتی ہیں۔ ایک سطح سے دوسری سطح کی طرف دیکھیں تو لاشعوری کیفیات دکھائی دیتی ہیں۔ اور اگر نیچے سے اوپر کی طرف دیکھا جائے تو بات سمجھ میں ہی نہیں آسکتی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ نفس واحدہ پر غور کریں تو ماں باپ کے ذریعے سے زندگی کی شکل میں بچہ روتا چیختا باہر آتا ہے۔ اس کی ابتداء کو دیکھیں اور ذرۂ حقیر جو خوردبین سے نظر آتا ہے پر غور کریں تو کچھ پتہ نہیں چلتا کہ کس طرح اس ذرۂ حقیر سے ایسی چیز پیدا ہو جاتی ہے۔ جو سمیع بھی اور بصیر بھی۔ ذرۂ آغاز میں اور اس میں کتنا بڑا اور بھاری فرق ہے۔ لیکن ہے قطعی بات کہ وہی چیز نیک انجام کو پہنچی ہے۔ پھر یہ ہے کہ بچے کو اس آغاز کی چیز کا کچھ بھی شعور نہیں ہوتا۔ لیکن سائنس کے نکتہ نگاہ سے دیکھیں تو بچے کا ہر لمحہ شعور کا لمحہ ہے جو کیفیت ماں پر گزرتی ہے وہ اس کا ردعمل دکھاتا ہے۔ اور یہ شعور بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ شعور کا بیج موجود ہے۔ کیونکہ اگر بیج نہ ہو تو وہ بڑھ نہیں سکتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر ماں غصے کی بات سنتی ہے تو بچہ ماں کے پیٹ میں ردعمل دکھاتا ہے۔ ٹانگیں مارتا ہے اور بے چین ہوتا ہے۔ اور سکون اور محبت و پیار کی باتیں ہو رہی ہوں تو بچہ بڑا پیارا ردعمل دکھاتا ہے۔ بڑے سکون کا مظاہرہ کرتا ہے۔ یہ تصاویر سائنسی آلات سے کھینچی جا چکی ہیں۔ اس موضوع کی صداقت میں گہری تحقیق ہو چکی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس لئے ضروری ہے کہ آپ گندے خیالات سے پرہیز کریں۔ بے ہودہ باتوں سے بچیں گھروں میں لڑائی جھگڑے نہ کریں۔ اللہ نے ہماری نئی تخلیق (بعد از وفات زندگی) کی مثال بچے سے دے کر سمجھایا کہ ایمبریو Embryo میں شعور کی جو منازل ہوتی ہیں تمہاری حالت تو ان سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ قبر میں جنت یا جہنم کی کھڑکیاں کھلنے کی جو بات کی جاتی ہے تو اس وقت شعور جو حالت پکڑے گا اس کی کوئی تشبیہ موجودہ زندگی سے نہیں دی جاسکتی۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایسا شخص جس کو عذاب دیا جائے گا اس سے کہا جائے گا کہ اب تیری نظر تیز کر دی گئی ہے اب اس عذاب کو دیکھو اور محسوس کرو۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایک دوسری جگہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو اس دنیا میں اندھا رہے گا وہ اس دنیا میں بھی اندھا ہی اٹھایا جائے گا۔ یہ بات کہ ان کی نظر تیز کر دی جائے گی بظاہر متضاد معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس کا حل یہ ہے کہ اندھا جو کہا جاتا ہے یہ روحانی کیفیات کے لحاظ سے کہا جاتا ہے اس دنیا میں جو شخص روحانی لذات حاصل کرنے سے خود کو روکے رکھے گا وہ اگلی دنیا میں بھی ان لذات سے محروم رکھا جائے گا۔ لیکن یہاں جو یہ کہا گیا ہے کہ اس کی نظر تیز کر دی جائے گی تو وہ اس کی برائیوں اور خرابیوں کو دیکھنے اور عذاب کو محسوس کرنے والی نظر ہے جو تیز کی جائے گی۔ اس لحاظ سے یہ تضاد نہیں ہے بلکہ دو مختلف حالتوں کا بیان ہے۔

شہداء کی عظمت شہداء کا ذکر کرتے ہوئے جن کا آیت قرآنی میں ذکر ہے حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ شہداء ہی ہیں جن سے قومیں زندہ رہتی ہیں۔ جو اعلیٰ مقاصد کے لئے اپنی جانیں قربان کرتے ہیں۔ ان کے نام اور ان کی برکتیں ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔ آنے والی نسلوں میں ان کے نام کی برکتیں چلتی رہتی ہیں۔ شہداء کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان کا شعور یہاں کے شعور سے کم نہیں ہوتا۔ ان کا شعور ترقی کی جس حالت پر ہوتا ہے اس سے ان کو گزرا ہوا زمانہ بہت چھوٹا محسوس ہوتا ہے۔ وہ جب ماضی پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ ان کو اتنا چھوٹا دکھائی دے گا کہ جیسے وہ دن یا دن کا کچھ حصہ ہو۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے والے اپنے پیچھے رہ جانے والے رشتہ داروں کے بارے میں خوش ہیں کیونکہ ان کو علم ہو گیا ہے کہ وہ ترقی پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے جان قربان کرنے کے بعد ان کے رشتہ داروں کے حالات سے ان کو آگاہ کردے گا۔ اور فرمائے گا کہ جو پیچھے رہ گئے ہیں وہ اللہ کی حفاظت میں ہوں گے۔ ان کے حالات ان کی موجودگی کی نسبت زیادہ بہتر ہوں گے۔ اس بات کا تعلق ان کے خاندانی اور انفرادی دائرے سے بھی ہے اور وسیع تر قومی دائرے سے بھی۔

حضرت صاحب نے فرمایا احمدیوں میں سے جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں جانیں قربان کی ہیں ان کے خاندانوں نے بے حد ترقی کی ہے۔ وہ بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ اپنے بزرگوں کی قربانی کا فیض پا رہے ہیں۔ وہ پورے بیدار شعور کے ساتھ ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب آف کابل کے خاندان سے میرے رابطے ہیں ان سے خط و کتابت بھی ہوتی رہتی ہے۔ وہ سب ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ ہمارے خاندان کو جتنی برکتیں ملی ہیں وہ خدا کی راہ میں جان قربان کرنے سے حاصل ہوئی ہیں۔ وہ خود تو اللہ کے ہاں زندہ ہیں ہی؟ وہ اپنے پچھلوں کو بھی زندہ کر گئے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ افراد ہی نہیں بلکہ قومیں بھی شہادتوں کے پھل کھایا کرتی ہیں۔ حضرت نبی پاک ﷺ کے وصال کے بعد اسلام کی اشاعت میں جو تیزی آئی۔ بعض نادان اس کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ بعد کی جنگیں بہت اعلیٰ پایہ کی جنگیں تھیں۔ حالانکہ یہ تو ان شہداء کا فیض تھا جنہوں نے حضرت نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں اپنی جانیں اللہ کے حضور قربان کی تھیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس تعلق میں یہ بھی ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں جان قربان کرنے والوں کے خاندانوں کا جماعتی طور پر خیال رکھا جائے۔ ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

جماعت احمدیہ کی خدمت خلق

حضرت صاحب نے فرمایا کہ احمدیوں نے تو نیکی کے دیگر کاموں میں شہید ہونے والے غیر احمدیوں کا بھی خیال رکھا ہے۔ ایسے لوگ جب شہید ہو گئے تو ان کے پسماندگان کا کوئی پرسان حال نہیں تھا۔ اسی طرح کی خدمات کشمیر میں جماعت نے انجام دی ہیں۔ بمبئی اور بہار کے فسادات میں بھی جماعت نے ایسا ہی کردار ادا کیا ہے۔ جب ان شہداء کے پسماندگان کے پاس احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہنچے تو انہوں نے حیرانی سے کہا کہ تم کہاں سے آگئے ہو۔ ہمیں تو کوئی پوچھنے نہیں آیا۔ اسی علاقے میں جب احمدیوں نے یوم دعوت الی اللہ منایا تو بعض احمدیوں کو اتنا مارا گیا کہ گویا ان کو مردہ کرکے چھوڑ گئے۔ اس طرح سے ایسی نیکیوں کا الٹ بدلہ بھی ملا کرتا ہے مگر جماعت احمدیہ بہرحال ان نیکیوں پر عمل کرتی رہے گی۔ کیونکہ ہمارا فعل بندوں کی خاطر نہیں بلکہ اللہ کی خاطر ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ کشمیر کے کیمپوں میں مولوی کی آنکھ بچاکر خدمت کی گئی۔ اس لئے نہیں کہ ہم مولوی سے ڈرتے تھے۔ بلکہ اس لئے کہ ان کے شر سے مظلوموں کو بچایا جاسکے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کراچی میں جب ہم نے ایسی خدمت شروع کی تو مولویوں کی دینیں حرکت میں آگئیں اور حکومت نے مجبور کر کے جماعت کی خدمت خلق روک دی۔ حضرت صاحب نے فرمایا مخالف جو مرضی کریں اللہ نے تو ہمیں بڑھانا ہی بڑھانا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہم نے بوسنیا کے ایک دور دراز کیمپ میں مظلوموں کی مدد کی۔ ہفتہ دس دن کے بعد خبر ملی۔ کہ اس کیمپ میں جہاں کسی کی نظر ہی نہیں پڑی تھی کئی طرف سے امداد آنے لگی۔ سعودیہ کی طرف سے اور کئی اطراف سے۔ بوسنین بتاتے ہیں کہ ہم ان امدادوں کو دیکھ کر ہنستے تھے کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ امداد کس کے طفیل آرہی ہے؟

کشمیر میں جماعت احمدیہ کی خدمات

حضرت صاحب نے کشمیر میں ماضی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کی گئی کارروائیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ جماعت احمدیہ کی قربانیوں کا فیض تھا کہ جس سے کشمیر میں ایک نیا انقلاب پیدا ہوا۔ جس کے نتیجے میں ڈوگرہ راج سے مسلمانوں کو نجات ملی۔ ہندوستان میں رہ کر قانون کے دائرے کے اندر اس وقت جو جدوجہد کی گئی وہ حقیقی جہاد کا رنگ رکھتی تھی۔ ایسی پر امن جدوجہد اگر اپنے حقوق کی خاطر کی جائے تو اسے ملک سے بے وفائی نہیں سمجھا جاسکتا۔ حق و صداقت کی خاطر انسان جو جدوجہد کرتا ہے اس کے مختلف دائرے اور شکلیں ہیں اگر وہ قانون کی حدود کے اندر نہ ہو تو وہ فساد بن جاتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہجرت کا حکم کیوں ضروری ہے۔ ہجرت کے بعد آزادی حاصل ہوتی ہے جو دل چاہے کرو۔ اگرچہ ناحق کے لئے پھر بھی آزادی نہیں ہوتی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ مختلف ادوار میں دونوں صورتوں پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کرکے دکھایا مکی دور کے ۱۳۔ سال میں کسی کارروائی کی اجازت نہیں تھی اور مدنی دور کے دس سال میں صرف دفاع کی اجازت تھی اگرچہ اس وقت بھی آپؐ معاہدوں کے اندر رہتے ہوئے قانون پر عمل کرتے تھے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں نے ربوہ سے نکلتے ہوئے جو نصیحت کی تھی اس پر آج بھی پختگی سے قائم ہوں کہ یہ ہمارے لئے صبر کا دور ہے۔ مکے کے تیرہ سال کی جو مثال ہے وہ عرصہ ایک سو تیس (۱۳۰) سال تک بھی طویل ہو سکتا ہے۔ اس سے بھی زائد ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم احمدی شان کے مظہر ہیں۔ اس کا مسیحیت کے دور سے زیادہ تعلق ہے۔ اور مسیحیت کو ۳۰۰ سال تک صبر کی توفیق ملی۔ پس صرف ۱۳ سال کے حوالے سے بات نہیں کرسکتے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ دور اس طرح لمبا ہوگا اس لئے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹنا۔ ہمارا صبر ہی ہمارا وہ ذریعہ ہے جس سے ہم لڑیں گے۔ یہی ہمارا ہتھیار ہے۔ لازم ہے کہ ہم کو برکت ملے گی۔ حضرت صاحب نے فرمایا صبر کا دعا سے گہرا تعلق ہے۔ جب دعا کی طرف توجہ دی جاتی ہے تو صبر کی طرف اتنی زیادہ توجہ ہو جاتی ہے کہ دل کرتا ہے کہ جانیں نچھاور کر دیں۔ اسی لئے میں نے بار بار کہا ہے کہ دعا کیا کرو۔ حضرت صاحب نے اس مرحلے پر ایک بڑا برمحل شعر سنایا۔

کوئی دوا نہ دے سکا مشورۂ دعا دیا
چارہ گروں نے اور بھی درد کا دل بڑھا دیا

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایسی دعا جو ایسی بے اختیاری میں کی جائے وہ صبر کی دعا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ جماعت احمدیہ کی قربانیاں ہیں اور ہم اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر ساری دنیا میں سب کچھ نچھاور کر رہے ہیں۔

آخر میں حضرت صاحب نے اسیران راہ مولا الفضل و ماہنامہ انصار اللہ کے بارے دعاؤں کی تحریک فرمائی اور بڑے احسن رنگ میں اس کا تذکرہ فرمایا (اس کی تفصیل علیحدہ درج کی جارہی ہے)

بقیہ صفحہ ۵

فاطمید' ایدھی ٹرسٹ وغیرہ۔

ایسے نادار مریضوں کی راہنمائی کرنی چاہئے کو وہ ان فلاحی یا مرکزیا اداروں سے رابطہ کر کے مستفید ہوں۔

فری میڈیکل کیمپ کی سطح پر علاج

ایسے ہی دیہی علاقے جہاں طبی سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ وہاں پر وقتاً" فوقتاً" فری میڈیکل کیمپ منعقد کئے جاسکتے ہیں اور ان نادار مریضوں کا فری علاج کیا جاسکتا ہے۔ سال میں ایک یا دو مرتبہ کسی مقام پر فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کافی نہیں بلکہ جس مقام پر میڈیکل کیمپ شروع کیا جائے وہاں دوسرے ہفتہ یا کم از کم مہینے میں ایک دفعہ یہ پروگرام ضرور منعقد کیا جاتا رہے۔ اور فری میڈیکل کیمپ کے انعقاد کے سلسلہ میں ڈاکٹر حضرات کے علاوہ دیگر افراد کو بھی اس میں بھرپور حصہ لینا چاہئے۔ خصوصا" میڈیکل سٹوڈنٹ' ڈسپنسر اور دیگر پیرامیڈیکل سٹاف ادویات کی کمپنیوں کے نمائندے۔ میڈیکل سٹور کے مالکان اور ٹرانسپورٹ رکھنے والے حضرات کو بھی اس شامل ہونا چاہئے۔ میڈیکل کیمپ کے پروگرام کی تشکیل کے علاوہ میڈیکل کیمپ کے دوران بھی جماعتی عہدیداران کا تعاون مریض کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ نیز میڈیکل کیمپ کے انعقاد کے بعد اس مریض سے مسلسل رابطہ رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ کسی مرحلے پر وسائل کی کمی بیماری کے علاج کی راہ میں حائل نہ ہو۔

بقیہ صفحہ ۴

جس سے دریافت کرنے پر لشکر قریش کے تمام حالات تفصیل سے معلوم ہو گئے اور جب اس نے یہ بتایا کہ عتبہ۔ شیبہ۔ ابوجہل۔ ابوالبختری۔ عقبہ بن ابی معیط۔ حکیم بن حزام۔ نظر بن حارث۔ امیہ بن خلف۔ سہیل بن عمرو۔ نوفل بن خویلد وغیرہ وغیرہ سب ساتھ ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

"لو مکہ نے تمہارے سامنے اپنے جگر کے گوشے نکال کر رکھ دیئے ہیں۔"

جب کسی قوم کے برے دن آتے ہیں اور خدا تعالیٰ اسے صفحہ ہستی سے نابود کرنا چاہتا ھے تو اس کی تدبیر بھی اسے کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔ یہ بتایا جاچکا ھے کہ قریش کا لشکر وادی بدر میں مسلمانوں کے لشکر سے پہلے پہنچ چکا تھا اور اس نے اپنے لئے ایسی جگہ تلاش کرلی تھی جہاں پانی اور گھاس وغیرہ افراط سے مل سکتا تھا اور مسلمان بیچارے چونکہ بعد میں پہنچے تھے اس لئے انہیں مجبوراً ایسی جگہ ڈیرا لگانا پڑا۔ جہاں نہ تو پانی بافراط مل سکتا تھا اور نہ ہی گھاس وغیرہ کا کوئی معقول انتظام تھا بلکہ اس کی بجائے ایک ریت کے ٹیلے پر اترنا پڑا اب خدا تعالیٰ کا فضل ایسا ہوتا ھے کہ کچھ دیر کے بعد بارش ہو جاتی ھے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ھے کہ مسلمان تو حوض بنا بنا کر پانی جمع کر لیتے ہیں اور ریت کے جمنے کی وجہ سے پاؤں بھی زمین میں نہیں دھنستے۔ لیکن قریش کا یہ حال ہوتا ھے کہ اول تو ڈھلان ہونے کی وجہ سے ان کی طرف کا پانی گدلا ہو جاتا ھے۔ دوم کیچڑ ہو جانے کی وجہ آدمیوں اور گھوڑوں تمام کے پاؤں پھسلنے کا سامان مہیا ہو جاتا ھے۔ سوم۔ جیسا کہ آئندہ واقعات سے ظاہر ہو گا۔ لڑائی شروع ہوتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مٹھی بھر کنکر پھینکنے کے ساتھ ہی زور کی آندھی چلنے لگتی ھے اور پھر اس کا رخ بھی مسلمانوں کی طرف سے کفار کی طرف ہوتا ھے۔ جس کا فائدہ یہ ہوتا ھے کہ اول تو وہ مسلمانوں کے تیروں کے لئے ممد ہوتی ھے۔ دوم کفار کی آنکھوں میں کنکر ڈال کر انہیں دیکھنے اور تیر اندازی کرنے سے روکتی ھے۔

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب مرحوم
فون: ۶۴۳ ۵۵۰

M.T.A
کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے ۸' مضبوط اور معیاری مکمل ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ
۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون: ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۳۷۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- مارچ- 1994ء
آج صبح سے بادل ہیں- بارش ہو رہی ہے- درجہ حرارت کم از کم 18 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں بلدیہ ٹاؤن کے علاقے میں سرکاری اہلکاروں کی ایم کیو ایم کے ارکان کے ہاتھوں ہلاکت کے بعد ایم کیو ایم کے گرفتار شدگان کی تعداد ۱۰۰۰ سے بڑھ گئی ہے- صرف کراچی سے ۴- سو افراد کو حراست میں لیا گیا ہے دیگر گرفتاریاں حیدر آباد' میرپور خاص اور نواب شاہ میں ہوئیں- بیشتر قیدیوں کو سی آئی اے سنٹروں میں رکھا گیا ہے- گرفتاریوں کا یہ سلسلہ تیسرے دن بھی جاری رہا ہے- بلدیہ ٹاؤن میں لوگ گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں رینجرز کے کیپٹن اور ۵ پولیس والوں کے قاتل گرفتار نہیں ہو سکے تھانوں اور حوالاتوں میں جگہ نہ ہونے کے باعث گرفتار شدگان کو برآمدوں اور کمروں میں رکھا جا رہا ہے- پولیس کا کہنا ہے کہ بے گناہ لوگوں کو جلد رہا کر دیا جائے گا۔

○ پولیس نے ایم کیو ایم کے سابق سینیٹر طارق جاوید اور سابق ایم این اے ایس ایم اسلم کو رہا کر دیا ہے-

○ صادق آباد کے قریب سندھ کے ڈاکوؤں نے ایک مسافر کو قتل کر کے طلبہ کی بس اغوا کر لی- پولیس چوکی پر طلبہ نے شور مچا دیا- پولیس نے زبردست مقابلے کے بعد دو ڈاکو پکڑ لئے- ۳ فرار ہو گئے- ڈاکوؤں کی فائرنگ سے دو کانسٹیبل اور ایک طالب علم زخمی ہو گئے-

○ تربیلا اور منگلا میں پانی ختم ہو گیا ہے- اگر بارشیں نہ ہوئیں تو بجلی کے بدترین بحران اور قحط کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے-

○ اپوزیشن نے ذخیرہ اندوزوں کے ذریعہ گندم کی قلت پیدا کرنے کا منصوبہ بنا لیا ہے- کراچی کے ایک امپورٹر نے ۸ کروڑ روپے کی گندم ذخیرہ کر لی ہے- بدترین قحط کے خطرہ کے پیش نظر نجی شعبے کو ۲۰ لاکھ ٹن گندم درآمد کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے-

○ سٹیٹ بینک نے پنجاب کو مالی امداد دینے سے انکار کر دیا- سٹیٹ بینک نے صوبائی حکومت کو مالیاتی بدنظمی ختم کرنے محصولات کی وصولی بہتر بنانے اور اخراجات کم کرنے کی ہدایت کر دی-

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ انتقامی کارروائیاں خود حکومت کے لئے نقصان دہ ہیں- حکومت جلد ختم ہو جائے گی-

○ ایم کیو ایم الطاف گروپ، مسلم لیگ نواز گروپ اور اے این پی کے درمیان سینٹ کے الیکشن سمیت دیگر اہم امور پر سیاسی تعاون کا طویل المیعاد سمجھوتہ طے پا گیا ہے-

○ گجرات میں گذشتہ روز کے بم دھماکے کے بعد پولیس ملازمین کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں- بم دھماکہ میں زخمی ہونے والی ایک خاتون دم توڑ گئی ہے دو کمسن بچے گذشتہ روز ہلاک ہو گئے تھے- ایک پونڈ وزنی بم میں غیر ملکی فیوز استعمال ہوا ہے- ایجنسیوں نے واقعہ کو تخریب کاری قرار دے دیا ہے-

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے وسطی ایشیائی ریاستوں کو خطوط ارسال کئے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ موجودہ حکومت نے آپ کو نظر انداز کر دیا ہے- ہمارے دور میں اقتصادی اور خارجہ پالیسی کے لئے جو اہم اقدامات کئے گئے تھے حکومت نے سنگدلی سے ان پر پانی پھیر دیا ہے- ہم بے نظیر حکومت پر آپ سے تعلقات قائم کرنے کے لئے زور دیں گے اور ہم دوبارہ برسر اقتدار آنے کے بعد اقتصادی اور خارجہ پالیسی کے شعبوں میں ماضی کے منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے-

○ وفاقی وزارت قانون نے بینکوں کے نادہندگان اور ٹیکس چوروں کی گرفتاری کے سلسلے میں خصوصی بل تیار کر لیا ہے جو قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کر دیا جائے گا- اس کے تحت نادہندگان اور ٹیکس چور سرکاری عہدوں پر فائز نہیں رہ سکیں گے-

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ سرکاری ملازمتیں محلہ اور یونین کونسلوں کی سطح پر غیر سیاسی تنظیموں کے ذریعے دی جائیں گی- سیاسی وابستگیوں سے قطع نظر ہر کسی کو انصاف مہیا کیا جائے گا-

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے کہا ہے کہ سینکڑوں کارکنوں کی گرفتاری کھلی ریاستی دہشت گردی ہے-

اوقات لوڈ شیڈنگ ربوہ

رات ۱۲ تا ۲ بجے
صبح ۷ تا ۳۰-۷ بجے
دن ۳۰-۱۱ تا ۳۰-۱۲
شام ۳۰-۶ تا ۳۰-۷ بجے
رات ۳۰-۹ تا ۱۰ بجے

اوقات لوڈ شیڈنگ احمد نگر

صبح ۵ تا ۶ بجے
صبح ۷ تا ۹ بجے
دوپہر ۳ تا ۶ بجے
رات ۸ تا ۹ بجے
رات ۳۰-۱۰ تا ۳۰-۱۱ بجے

بفضل خدا تعالیٰ ہم انٹرنیشنل معیار کے بہترین ڈش انٹینا بناتے ہیں
یہی وجہ ہے کہ ہمارے ڈش انٹینا عام ڈش انٹینا کی نسبت بہترین رزلٹ دیتے ہیں
بہترین تصویر | ڈش انٹینا کی ٹیکنالوجی میں اب بہت آگے | صاف آواز
ڈش ماسٹر ربوہ
اقصیٰ روڈ
فون: 211274-04524-(0092) رہائش: 212487
پروپرائٹر: بشارت احمد خان

ربوہ میں کامیاب ادارہ
اندرون ملک یا بیرون ملک کسی بھی ائیر لائن میں سفر کیلئے نہایت ارزاں ٹکٹیں، سیٹ کنفرمیشن کی ضمانت کے ساتھ
• نیز فیصل آباد کراچی کیلئے ایرو ایشیا کی روزانہ سروس
دفتر اوقات: صبح ۹ تا ۶ بجے شام
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فون: 211550

7 CURATIVE SMELLS
سات کیوریٹو خوشبویات

① Digest Curative Smell	۱- ڈائی جیسٹ کیوریٹو سمیل
② Emergency Curative Smell	۲- ایمرجنسی کیوریٹو سمیل
③ Fever Curative Smell	۳- فیور کیوریٹو سمیل
④ Flu Curative Smell	۴- فلو کیوریٹو سمیل
⑤ Heart Curative Smell	۵- ہارٹ کیوریٹو سمیل
⑥ Pains Curative Smell	۶- پینز کیوریٹو سمیل
⑦ Temper Curative Smell	۷- ٹیمپر کیوریٹو سمیل

قیمت فی سمیل 20 روپے مکمل پیکنگ خوبصورت پرس میں 150 روپے
تفصیلی لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں-
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ- پاکستان
فون سیلز: 211283 دفتر: 771 کلینک: 606

کوٹھی برائے فروخت
ناصر آباد ربوہ میں ۱۵ مرلہ رقبہ پر اعلیٰ تعمیر شدہ کوٹھی جس میں 2 عدد بیڈ روم، 3 عدد باتھ روم ڈرائنگ ڈائننگ، 2 عدد بڑے برآمدے کچن، سٹور، ٹی وی لاؤنج، کشادہ صحن پانی، بجلی، ٹیلیفون کی سہولت خواہشمند احباب رابطہ کریں۔
• خان میڈیکل سٹور اقصیٰ چوک ربوہ فون: 211946
رابطہ لاہور: ناصر احمد چغتائی مکان 7/ سٹریٹ 9/ آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور فون: 442934، 447238 PP
آفس فون: 0342-370542

خوشخبری اب آپ کیلئے ہمارے ہاں
انٹرنیشنل ڈائریکٹ ڈائلنگ کی سہولت بھی مہیا کر دی گئی ہے- اب آپ بیرون ملک 1 منٹ کی کال اور فیکس کال بھی کر سکتے ہیں انٹرنیشنل ڈائلنگ کیلئے نہ بکنگ کی پریشانی نہ انتظار کی زحمت، چند سیکنڈز میں اپنا مطلوبہ نمبر حاصل کیجئے نیز ہم آپکو آپکے گھر پر بھی یہ سہولت مہیا کر سکتے ہیں تفصیلات کیلئے فون نمبر 212311 پر رابطہ کیجئے
صبح 6 تا ۱۱ بجے رات سروس
منجانب
المنصور پبلک کال آفس
ریلوے روڈ دارالرحمت شرقی ربوہ
فون: 212311 گھر: 211911
فیکس: 212492